13722-قسطوں اور نقد میں علیحدہ قیمت مقرر کرنی

سوال

کیاخریداراگر نقد خریدناچاہے تواس کی اورقیمت اوراگر قسطوں میں خریدناچاہے تواس کی اورقیمت مقرر کی جاسکتی ہے ؟ مثلا : یہ گاڑي نقد میں پچاس ہزاراور قسطوں میں ساٹھ ہزار کی ہے .

پسندیدہ جواب

جب بائع یہ کہے کہ : یہ گاڑي نقد پچاس ہزاراور قسطوں میں ساٹھ ہزار کی ہے ، تواس مسئلہ کی دوصورتیں ہیں :

پہلی صورت :

بائع اور مشتري گاڑي کی قیمت اورادائیگی کا طریقہ طے کرنے کے بعد جداہوں جائیں ، تویہ بیع جائز ہے .

دوسري صورت :

قیمت پر متفق ہوئے بغیر ہی جداہوجائیں ، تویہ بیع حرام ہوگی اور صحیح نہیں .

امام بغوي رحمہ اللہ تعالی "شرح السنۃ" میں اس دوسري صورت کے متعلق کہتے ہیں :

اکثراہل علم کے ہاں یہ فاسد ہے اس لیے کہ اس میں کوئی علم نہیں کہ دونوں میں سے کس بنیادپر قیمت رکھی گئی ہے .اھ

اوربہت سے علماء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیع میں دو بیع کی نہی کی یہی تفسیر اور شرح کی ہے .

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سودے میں دوسودے کرنے سے منع کیا ہے .

جامع ترمذي حدیث نمبر (1152) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذي (985) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

امام ترمذي رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اہل علم کا عمل اسی پر ہے ، اور بعض اہل علم نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے کہ : ایک بیع میں دو بیع یہ ہے کہ کوئی یہ کہے : میں نے یہ کپڑا نقد میں آپ کودس اورادھار بیس میں فروخت کیا ، اور دونوں میں سے ایک بیع پر جداہو ، لھذا جب وہ دونوں میں سے ایک پر جداہواور کسی ایک پر سودا بھی طے ہوچکا ہو تواس میں کوئی حرج نہیں . اھ

اورامام نسائی رحمہ اللہ تعالی سنن نسائی میں کہتے ہیں :

ایک بیع میں دو بیع یہ ہے کہ : فروخت کرنے والایہ کہے میں نے یہ سامان آپ کو نقد سودرھم میں اورادھار دوسودرھم میں فروخت کیا .

اوراماشوکانی رحمہ اللہ تعالی نیل الاوطار میں کہتے ہیں :

ایک بیع میں دو بیع کی حرمت کی علت یہ ہے کہ ایک ہی چیز کو دو قیمتوں میں فروخت کرنے کی صورت میں قیمت کا عدم استقرار ہے. اھ.

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ایک گاڑی نقد دس ہزار اور قسطوں میں بارہ ہزار میں فروخت کرنے کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

جب کوئی شخص کسی دوسرے کو گاڑی نقد دس ہزار اور ادھار بارہ ہزار میں فروخت کرے اور مجلس سے بغیر کسی سودے پر متفق ہوئے بغیر ہی اٹھ جائیں یعنی نقد یا ادھار کی قیمت پر متفق ہوئے بغیر ہی، تو یہ بیع جائز نہیں اور جہالت کی بنا پر کہ آیا نقد بیع ہوئی یا ادھار اس کا کوئی علم نہ ہونے کی بنا پر یہ بیع صحیح نہیں ہوگی.

اس پر بہت سے علماء کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیع میں دو بیع کی نہی والی حدیث سے استدلال کیا ہے، جسے امام احمد اور نسائی ترمذی نے روایت کیا اور اسے صحیح کہا ہے، اور اگر خریدنے اور فروخت کرنے والا مجلس سے اٹھ کر جدا ہونے سے قبل نقد یا ادھار میں سے کسی ایک پر متفق ہو جائیں اور پھر جدا ہوں تو قیمت اور اس کی حالت کی علم کی بنا پر صحیح اور جائز ہے. اھ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (192/13).

اور ایک دوسرے سوال میں ہے کہ:

جب فروخت کرنے والا یہ کہے کہ: یہ سامان ادھار دس ریال میں اور نقد پانچ ریال میں ہے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

کمیٹی کا جواب تھا:

جب واقعتا ایسا ہی جیسا سوال میں مذکور ہے تو بیع جائز نہیں، اس لیے یہ ایک بیع میں دو بیع کی صورت بنتی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بیع میں دو بیع کی نہی ثابت ہے، کیونکہ اس میں ایسی جہالت ہے جو اختلاف اور جھگڑے کا باعث بنے گی. اھ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (197/13).

اور فقہ اکیڈمی کی قرار ہے کہ:

جس طرح نقد اور معلوم مدت کی قسطوں والی بیع کی قیمت میں زیادتی جائز ہے اسی طرح موجودہ اور ادھار کی قیمت میں بھی زیادتی جائز ہے، اور بیع اس وقت جائز نہ ہوگی جب تک دونوں فریق نقد یا ادھار کا فیصلہ نہ کرلیں، لھذا اگر بیع نقد اور ادھار کے مابین متردد ہو اور فریقین کا کسی ایک قیمت پر اتفاق نہ ہوا ہو تو یہ بیع شرعا ناجائز ہوگی. اھ

واللہ اعلم.